''عبوری آئینی حکم مجریہ 1981ء میں صاف طور پر لکھا ہے کہ ''احمدی'' غیر مسلم ہیں۔ سائلان نے مذہب کے کالم میں اسلام لکھ کر آئینی دفعات کی صریح خلاف ورزی کی ہے۔ انہیں اپنے جواب کی تصحیح کا ایک موقع دیا گیا مگر ان کے انکار نے ان کے خلاف مزید جواز پیدا کیا۔ اگر یونیورسٹی ان حالات میں خاموش رہتی تو آئین کی خلاف ورزی میں حصہ دار بنتی۔ سائلان کے اپنے کردار نے یونیورسٹی کو یہ اختیار دیا کہ ایسی درخواست مسترد کر دی جائے جو بادی النظر میں آئین کی خلاف ورزی کر رہی تھی اور آئینی دفعات کا مضحکہ اڑانے کے مترادف تھی۔ سائلان کی اس کارروائی سے ڈسپلن کی خلاف ورزی بھی ہوئی۔''

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عرضِ حال

نفیس نامی وغیرہ قادیانی طلبہ نے پنجاب یونیورسٹی لاہور کے داخلہ فارم کے مذہب کے خانہ میں اپنے آپ کو ''احمدی مسلمان'' لکھا۔ یونیورسٹی کی داخلہ کمیٹی نے قادیانی طلباء کو کہا کہ آئین کے اعتبار سے قادیانی غیر مسلم ہیں' لہٰذا آپ درستگی کریں۔ قادیانی طلباء نے ایسا کرنے سے اور یونیورسٹی حکام نے داخلہ سے انکار کر دیا۔

مبشر لطیف قادیانی وکیل کے ذریعہ قادیانی طلباء نے عدالتِ عالیہ لاہور میں رٹ دائر کر دی۔ عزت مآب جسٹس گل محمد خاں نے سماعت کے بعد قرار دیا کہ ''(سائلان کو) آئین کے مطابق جواب دینا لازم تھا۔ انہیں امید نہیں کرنی چاہیے تھی کہ حکام ان کے غیر آئینی جوابات میں ان کا ہاتھ بٹائیں گے'' رٹ خارج کر دی گئی اور لازم قرار دیا گیا کہ ''قادیانی از روئے قانون اپنے کو مسلمان ظاہر نہیں کر سکتے۔''

جسٹس گل محمد خان ہائی کورٹ کے جج کے عہدہ سے ترقی پا کر بعد میں وفاقی شرعی عدالت کے چیف جسٹس کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد اسلامی اقدار کے تحفظ اور اسلامی نظام کے عملی نفاذ کے لیے عمر بھر کوشاں رہے۔ حال ہی میں ان کا وصال ہوا ہے۔ حق تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائیں۔ ان کا دو صفحاتی فیصلہ شائع کرنے کی سعادت حاصل ہونے پر رب کریم کے حضور شکر گزار ہیں۔

والسلام

عزیز الرحمٰن جالندھری

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

ملتان' پاکستان-24 اکتوبر 1993ء

لاہور ہائی کورٹ......لاہور

نفیس احمد وغیرہ

بنام

پنجاب یونیورسٹی

حاجی اظہار الحق ایڈووکیٹ

حاضر مبشر لطیف احمد ایڈووکیٹ (قادیانی)

فیصلہ

جسٹس گل محمد خان

1- سائلان نے جب اپنے نام نہ تو بی فارم میں کلاس کے داخلہ کے لیے مسئول علیہ (پنجاب یونیورسٹی) کی تیار کردہ فہرست مجریہ 12 نمبر 1981 ' نہ ہی فہرست انتظار میں موجود پائے تو انہوں نے اپنے داخلے کی درخواست کے اخراج کے خلاف یہ رٹ درخواست دائر کی۔

2- ان کی طرف سے یہ موقف اختیار کیا گیا کہ چونکہ انہوں نے بعض داخل کردہ طلباء سے زیادہ نمبر حاصل کیے ہیں اور چونکہ یہ قابلیت کا کھلا مطالبہ تھا لہذا یونیورسٹی کو اس بات کا اختیار نہ تھا کہ ان کی درخواست داخلہ صرف اس بناء پر مسترد کر دی جائے کہ انہوں نے کالم نمبر 6 جو مذہب کے لیے مختص ہے' اس میں اسلام کے ساتھ لفظ ''احمدی'' لکھا ہے۔

3- واضح ہے کہ درخواست داخلہ کا کالم نمبر 6 طلباء سے ان کے مذہب کا استفسار کرتا ہے۔ واضح طور پر سائلان نے اپنا مذہب اسلام لکھا ہے اور بریکٹ میں لفظ احمدی لکھا ہے۔ مجلس داخلہ نے درخواست داخلہ مسترد کرنے کی یہ وجہ لکھی ہے کہ سائلان نے اپنے مذہب کے بارے میں غلطی بیانی کی ہے۔ انٹرویو کے دوران اس اندراج کو درست کرنے کے لیے کہا

گیا مگر انہوں نے انکار کر دیا۔ یہ وجہ تھی جو ان کے فارم داخلہ مسترد کیے گئے۔

4- فاضل وکیل نے آئین کی دفعہ 20' دفعہ 4 اور عبوری آئین کے حکم پر انحصار کرتے ہوئے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ مسئول علیہ سائلان کو مذہب کے خانے میں ''غیر مسلم'' لکھنے پر مجبور نہیں کر سکتا۔ خاص طور پر چونکہ احمدی کا لفظ لکھ کر انہوں نے اپنی پوزیشن واضح کر دی ہوئی ہے۔ انہوں نے آنسہ رفعت پروین بنام سلیکشن کمیٹی وغیرہ (پی - ایل - ڈی 1980 کوئٹہ' صفحہ 10) عبدالرحمٰن مبشر بنام سید امیر علی (پی - ایل - ڈی 1978 لاہور' صفحہ 113) کے مقدمہ جات اور آئین کی دفعہ (20)(3) ب پر انحصار کیا ہے۔

5- عبوری آئینی حکم کی دفعہ کے مطابق آئین کی دفعات 20 اور 22 کو نہیں اپنایا گیا۔ لہٰذا مندرجہ بالا موقف میں کوئی قوت نہیں ہے۔ مزید برآں یہ بھی عیاں ہے کہ عبوری آئینی حکم مجریہ 1981 میں صاف طور پر لکھا ہے کہ ''احمدی'' غیر مسلم ہیں۔ سائلان نے مذہب کے کالم میں اسلام لکھ کر آئینی دفعات کی صریح خلاف ورزی کی ہے۔ انہیں اپنے جواب کی تصحیح کا ایک موقع دیا گیا مگر ان کے انکار نے ان کے خلاف مزید جواز پیدا کیا۔ اگر یونیورسٹی ان حالات میں خاموش رہتی تو آئین کی خلاف ورزی میں حصہ دار بنتی۔ سائلان کے اپنے کردار نے یونیورسٹی کو یہ اختیار دیا کہ ایسی درخواست مسترد کر دی جائے جو بادی النظر میں آئین کی خلاف ورزی کر رہی تھی اور آئینی دفعات کا مضحکہ اڑانے کے مترادف تھی۔ سائلان کی اس کارروائی سے ڈسپلن کی خلاف ورزی بھی ہوئی۔ اس طرح سائلان کے اپنے کردار کی بناء پر بھی' میں یونیورسٹی کے حکم میں تبدیلی کو قرینِ انصاف نہیں گردانتا۔

6- بعد ازاں فاضل وکیل نے یہ موقف بھی اختیار کیا کہ مذہب کے بارے میں معلومات حاصل کرنا صریحاً غیر مناسب ہے۔ چونکہ یہ قابلیت کا کھلا مقابلہ ہے اور داخلہ کی کارروائی پر اس کا چنداں اثر نہیں ہوتا۔ ان کے مطابق درخواست فارم کے اخیر میں منسلک ''عمومی ہدایات'' کے پیرا نمبر 6 کی رو سے مذہب کو زیر بحث ہی نہیں لایا جا سکتا۔

7- یہ ضروری نہیں کہ مذہب کے بارے میں استفسار کے پس پردہ عقلی وجوہ پر بحث ہو۔ یقیناً کوئی معقول مقصد موجود ہے۔ بہر حال سائلان سے مذہب کے بارے میں استفسار کیا گیا اور آئین کے مطابق جواب دینا ان پر لازم تھا۔ انہیں امید نہیں کرنی چاہیے کہ حکام ان کے غیر آئینی جوابات میں ان کے ہاتھ بٹائیں گے۔ مزید براں انہیں داخلے سے انکار اس لیے نہیں کیا گیا کہ وہ کسی مخصوص فرقہ یا مذہب سے متعلق ہیں۔ دراصل ان کے فارم درخواست اس بناء پر مسترد کیے کہ

انہوں نے ایک غیر آئینی موقف اختیار کیا۔

8۔ علاوہ ازیں عدالت اسے معاف نہیں کر سکتی کہ سائلان نے یونیورسٹی اور عدالت کو ایک ایسے نازک مسئلے میں ملوث کرنے کی سعی کی۔ ان پر لازم ہے کہ جب تک یہ شق موجود ہے وہ آئین کے مطابق عمل کریں۔ مندرجہ بالا امور کی روشنی میں مجھے اس رٹ درخواست میں کوئی خوبی معلوم نہیں ہوتی۔ لہذا اسے فوری طور پر خارج کیا جاتا ہے۔

دستخط

مسٹر جسٹس گل محمد خان

جج لاہور ہائیکورٹ

(Not Reported)

(ترجمہ: حاجی اظہار الحق ایڈووکیٹ)